O

حقیقت کُھل گئی ہے نفس کی تو تزکیہ کیجے
بدلنا چاہتے ہیں زندگی تو حوصلہ کیجے

چلے آئیں تنِ تنہا زمانے کا نہیں سوچیں
مقدّر خود بنانا ہے اگر تو فیصلہ کیجے

یہ من کی پیاس، قلبی تشنگی میرے مسائل ہیں
طبیعت پر نہ کوئی بوجھ لیجے، ناشتہ کیجے

https://emadahmad.com/

غریبِ شہر سے نسبت پہ شرمندہ ہیں حضرت تو
مجھے دھتکار دیجے، تمکنت سے تخلیہ کیجے

فریبِ زندگی ہے آپ جس کے سحر میں گم ہیں
سرابِ ذات سے باہر بھی کوئی سلسلہ کیجے

نہیں کچھ تو جَلا کر دل اُسے ہی بام پر رکھ دیں
عماد اب کے اندھیری رات میں کچھ راستہ کیجے

https://emad-ahmad.com